دل کی بات		مدیر

حالات کی تبدیلی، حکمت اور دانش مندی کی ضرورت

سانحۂ پشاور کے بعد جس برق رفتاری کے ساتھ حالات تبدیل ہوئے وہ کسی کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھے۔ ایک وفاقی وزیر نے درست ہی کہا تھا کہ: ’’سانحہ پشاور، پاکستان کا نائن الیون ہے‘‘ امریکہ نے اپنے نائن الیون کے بعد جو اقدامات کیے اور جو پالیساں بنائیں، اُن کے ذریعے کیا کامیابیاں حاصل کیں اور کیا نقصانات اٹھائے، امریکی پالیسی ساز ان پر غور وفکر کرتے رہتے ہیں اور نئی پالیسیاں تشکیل دیتے رہتے ہیں۔ لیکن پاکستان کے ’’نائن الیون‘‘ کے بعد جو پالیسیاں ہمارے حکمرانوں نے وضع کی ہیں اُن کے نتائج وثمرات کو پیش نظر رکھنا ملکی مفاد کے لیے انتہائی ضروری ہے۔

دہشت گردی ہر شکل اور ہر سطح پر قابل مذمت ہے۔ اس کی روک تھام اور خاتمے کے لیے اُن اسباب کا بھی تعین ہونا چاہیے جن کے نتیجے میں آج ہم مشکل ترین حالات سے گزر رہے ہیں۔ ۸۰ کی دہائی میں ریگن اور مارگریٹ تھیچر افغان جہاد کے نعرے لگا رہے تھے۔ پاکستانی ریاست، افغان جہاد میں شریک ہوگئی۔ سیکولر انتہا پسندوں نے اُس وقت اس اقدام کی مخالفت کی اور دینی طبقہ نے ریاست کی اطاعت وفرماں برداری کی۔ ۹۰ کی دہائی میں بُش نے جہاد کو دہشت گردی قرار دے دیا اور پھر امریکہ کے حاشیہ بردار یورپی ممالک نے بھی یہی راگ الاپنا شروع کردیا۔

مولانا فضل الرحمٰن کے بقول عالمی استعمار ’’ہمارے گلے میں کلاشنکوف لٹکا کر بھاگ گیا‘‘ تب سے اب تک مذہبی طبقہ ہی نشانے پر ہے۔ دہشت گردی کے سارے ڈانڈے مذہب اور مذہبی طبقات سے ملا دیے گئے اور تمام الزامات کا مورد مدارس ومساجد اور ان میں بیٹھے ہوئے درویشوں کو قرار دے دیا گیا۔ اگرچہ وزیر داخلہ چودھری نثار نے کہا کہ: ’’نوے فیصد مدارس دہشت گردی میں ملوث نہیں‘‘ اور وفاقی وزیر احسن اقبال نے مزید کرم فرمایا کہ تعداد نوے سے ننانوے کردی۔ مگر سیکولر فاشسٹوں کی ساری توپوں کا رخ ہنوز مدارس کی طرف ہی ہے۔ اس لیے کہ پینٹا گون اور رینڈ کارپوریشن کے تھنک ٹینکس کی رپورٹس کا ٹارگٹ دینی مدارس ہی ہیں۔ ان کا اگلا ہدف دینی قوتوں اور پاک فوج کے درمیان غلط فہمیاں پیدا کرکے وطن عزیز کو ایک نئے بحران سے دوچار کرنا ہے۔ یقیناً دینی قوتیں اس صورت حال کو کسی صورت قبول نہیں کرسکتیں۔

دینی مدارس کے تمام بورڈز کے سربراہوں نے وفاق المدارس کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد حنیف جالندھری کی قیادت میں وزیر داخلہ سے ملاقات میں مدارس کے حوالے سے حکومتی اقدامات پر اپنے تحفظات کا کھل کر اظہار کیا۔ مولانا جالندھری کے بقول اس اجلاس میں پیپلز پارٹی، ایم کیو ایم اور دیگر سیاسی جماعتوں کے نمائندے بھی موجود تھے۔ ہم نے تمام الزامات کا جواب دیا، خدشات کو دور کیا اور سب کو مطمئن کیا۔ اب حکمرانوں کی ذمہ داری ہے کہ بلاجواز دینی مدارس کو

ہراساں اور خوفزدہ نہ کریں۔ چھاپہ مار کارروائیاں بند کرے۔ کوئی مدرسہ دہشت گردی کی تعلیم نہیں دیتا۔ کوئی کالج اور یونیورسٹی بھی دہشت گردی کی تعلیم نہیں دے رہی۔ کسی فرد کے ذاتی جرم کو اداروں اور نصاب سے جوڑنا عقل مندی نہیں، لاعلمی اور جہالت ہے۔

اخباری اطلاعات کے مطابق حکومت نے نفرت انگیز مواد پر مشتمل کتب ورسائل کی اشاعت پر بھی پابندی لگائی ہے۔ علماء بورڈ کی مشاورت سے ایسی کتابوں، رسائل اور تقاریر کی سی ڈیز کی فہرست بھی تیار کر لی گئی ہے۔ یہ ایک مستحسن اقدام ہے لیکن ایسے مواد کی نشاندہی اور ضبطی کے لیے پڑھے لکھے اور مسلکی تعصب سے پاک اہل کاروں کو متعین کیا جائے۔ اردو بازار لاہور کی ایک دکان پر ”با ادب با نصیب، بے ادب بے نصیب“ کے عنوان سے موجود اصلاحی کتاب کو پولیس اہل کاروں نے نفرت انگیز قرار دے کر کارروائی کر ڈالی، اسی طرح اب حضرت پیرانِ پیر سیدنا عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ کی کتاب ”غنیۃ الطالبین“ بھی پابندی کی زد میں آ گئی ہے۔ بعض جگہ عقیدۂ ختمِ نبوّت کے تحفظ اور قادیانیت کے رد میں کتابوں کو بھی فرقہ وارانہ اور نفرت انگیز قرار دے کر کارروائیاں کی گئیں ہیں۔ اس طرح تو پھر آئین پاکستان کو رکھنا بھی جرم قرار پائے گا کہ اس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے اور قادیانیوں کے لیے مسلمانوں کے اسلامی شعائر استعمال کرنا قابلِ تعزیر جرم ہے:

ناطقہ سر بگریباں ہے، اسے کیا کہیے!

حکومت قوم کے مسائل حل کرنے پر زیادہ توجہ مرکوز کرے۔ مسائل حل ہوں گے تو ملک میں امن قائم ہوگا اور قومی یکجہتی کو فروغ ملے گا۔ بجلی بحران اور گیس بحران ناکافی تھے کہ پٹرول بحران پیدا کر لیا گیا۔ اوباما بھارت پہنچے تو مودی نے دو بار جپھی ڈال کر پاکستان کو کیا پیغام دیا۔ بھارت کے یومِ جمہوریہ پر پاک بھارت سرحد پر دونوں ملکوں کی فورسز نے مٹھائیوں کا تبادلہ کیا لیکن ایک روز قبل سیالکوٹ سرحد پر بھارتی فورسز نے بلا اشتعال فائرنگ اور گولہ باری کا تبادلہ کیا۔ اخباری خبر کے مطابق پاکستان کے آرمی چیف جنرل راحیل شریف نے امریکہ کو بھارت کے دہشت گردی میں ملوث ہونے کے ثبوت فراہم کر دیے ہیں اور اوباما کے دورۂ بھارت کے موقع پر چین کا دورہ کر کے اوباما کی بھارت یاترا کے اثرات زائل کر دیے ہیں۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو۔ اوباما نے کہا کہ امریکہ اور بھارت پارٹنر ہیں، مودی نے کہا کہ بھارت اور امریکہ کی کیمسٹری مل گئی ہے۔ یہ اچھے پیغامات نہیں۔ حکمران، حکمت و دانش مندی کا مظاہرہ کریں۔ وطنِ عزیز پاکستان کو داخلی طور پر مضبوط کریں اور امن کا گہوارہ بنائیں۔ اس کے لیے قومی وحدت کی ضرورت ہے۔ دینی طبقے کو نشانہ بنانے کی بجائے ملک اور دین دشمنوں کو نشانے پر رکھیں۔ علماء دیو بند متفقہ طور پر اعلان کر چکے ہیں کہ پاکستان میں مسلح جدوجہد کا کوئی جواز نہیں۔ یہ ریاست کی ذمہ داری اور فوج کا کام ہے۔ اور جہاد بھی فوج کا کام ہے قوم کا نہیں۔ اہل مدارس کے لیے قرآن وحدیث کی تعلیم اور مسلمانوں کے ایمانوں کا تحفظ ہی سب سے بڑا جہاد ہے۔ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَ فَتْحٌ قَرِیْبٌ۔